حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ اور خانقاہ سراجیہ

حافظ حبیب اللہ چیمہ

موت برحق ہے۔ اس سے کوئی بھی ذی روح انکار نہیں کر سکتا۔ اگر خالق کائنات کی محبوب ترین ہستی کو معافی نہیں تو پھر اور کون اس سے بچ سکتا ہے۔ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور اس میں آنکھ جھپکنے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ بعض شخصیات کی موت اہل خاندان اور قرابت داروں کو افسردہ کرتی ہے لیکن بعض ہستیاں اس قدر عظیم المرتبت ہوتی ہیں کہ ان کے دنیا سے اُٹھ جانے کے بعد ایک خاندان، ایک قبیلہ، ایک قوم کا نہیں بلکہ امت مسلمہ کا ہر فرد خود کو بے سہارا اور یتیم سمجھنے لگتا ہے۔ ایسی ہی ایک ہستی حضرت خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ کی ہے کہ جن کے انتقال کے بعد ہر شخص خود تنہا سمجھ رہا ہے۔ وہ ایک ایسا سائبان تھے کہ ہر مکتب فکر کا آدمی اس سائے میں سکون محسوس کرتا تھا۔ ہم نے خانقاہ سراجیہ میں دیکھا کہ مختلف الخیال لوگ اور باہمی اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے کے نظریاتی مخالف بھی وہاں حاضری کو اپنے لیے باعث نجات سمجھتے تھے۔

نقشبندی سلسلہ کی معروف خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے حضرت خواجہ خان محمد سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں ۱۹۲۰ء میں قائم ہونے والے روحانی مرکز خانقاہ سراجیہ (کندیاں شریف) کے تیسرے مسند نشین کے طور پر حضرت خواجہ خان محمد ۱۹۵۶ء میں اپنے شیخ حضرت مولانا محمد عبداللہ کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے تو یہ خانقاہ برصغیر پاک و ہند کی مصروف ترین خانقاہ تھی۔ یہاں کی عظیم الشان لائبریری اپنی شان وشوکت کے اعتبار سے دور دور سے تشنگان علم کو مقناطیسی قوت کی طرح کھینچ رہی تھی۔ بانی خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا ابوسعد احمد خانؒ نے اپنی زندگی میں خرچ کر کے اہل ہندوستان پر احسان عظیم کیا۔ اُس دور میں بھی مختلف ممالک سے کتب منگوا کر لائبریری کا حسن بڑھایا۔ آپ کے بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ نے بھی اس پر بھرپور توجہ دی۔ حضرت خواجہ خان محمد کو لائبریری سے محبت ورثہ میں ملی تو آپ نے مریدین پر توجہ کے ساتھ ساتھ لائبریری کا بھی پورا حق ادا کیا۔ حضرت خواجہ خان محمد ۱۹۵۶ء میں سجادہ نشین ہوتے تو خانقاہ سراجیہ بے آب و گیاہ صحرا میں اپنی عظمت کا نشان تھی۔ اردگرد کئی میل تک آبادی نہیں تھی۔ حضرت خواجہ خان محمد کی محنت دعاؤں اور خلوص کی بدولت آج خانقاہ سراجیہ کے اردگرد جدید سے جدید تر عمارتیں، ادارے اور کالونیاں بن چکی ہیں۔ خانقاہ سراجیہ کی وہی ۹۰ سال پہلے تعمیر ہونے والی مسجد خانقاہ کے حجرے اور مدرسہ سعدیہ کی قدیم وجدید عمارت اپنی تابانی کے ساتھ قائم و دائم ہیں۔ میرا تعلق چار پشتوں سے اس خانقاہ شریف سے ہے کہ میرے پردادا حاجی غلام نبی چیمہ نے بانی خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا ابوسعد احمد خاں سے بیعت کی اُس وقت سے یہ تعلق دن بدن پختہ سے پختہ ہوتا گیا۔

میرے والد گرامی نے پہلی بیعت خانقاہ سراجیہ کے فیض یافتہ حضرت حاجی جان محمد باگڑ سرگانہ سے کی جنہوں

نے میرے والد محترم کو اپنی خلافت سے نوازا۔ ان کی وفات کے بعد والد محترم نے اپنا تعلق حضرت خواجہ خان محمد سے جوڑ لیا جہاں حضرت خواجہ خان محمد نے میرے والد محترم کو تکمیل سلوک کے بعد دوبارہ اپنی خلافت عطاء کی۔ راقم الحروف نے حضرت خواجہ صاحب کے ساتھ متعدد اسفار کیے بالخصوص سرہند شریف (ہندوستان) کا سفر یادگار ہے۔ راقم الحروف اور میرے بیٹے سعید احمد اور بیٹی رقیہ بی بی کا نام بھی حضرت کا ہی تجویز کردہ ہے۔ مجھے وہ لمحات وواقعات کبھی نہیں بھول سکتے کہ حضرت مرحوم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور دو تین روز یہاں قیام رہتا۔ مخلوق خدا ایسے اکٹھی ہوتی کہ جیسے شہد کے چھتے پر شہد کی مکھیاں بیٹھتی ہیں۔ بچپن میں میرے لیے حضرت مرحوم کی آمد عید کے دن سے کم نہیں ہوتی تھی۔ ابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء بالخصوص حضرت صاحبزادہ محمد عابد مرحوم، حضرت عبدالغفور مرحوم، حاجی گل محمد سرگانہ مرحوم اور حضرت الاستاد حافظ احمد دین مرحوم کی شفقتیں اور پیار مجھے کبھی نہیں بھول سکتا کہ جنہوں نے مجھے اپنوں سے زیادہ پیار دیا۔ حضرت مرحوم کی مجلس پر رونق ہوتیں اور علم وفضل کی بارش سے ان مجلسوں کا رنگ دوبالا ہو جاتا۔ لیکن نماز عشاء کے بعد کی نجی مجلس کا اپنا ہی سماں ہوتا جس میں چند احباب حاضر خدمت ہوتے۔ بندہ کے والد محترم ۲۰۰۳ء میں بیمار ہوئے اور فالج کے حملہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تو اس کے بعد حضرت مرحوم نے مجھ پر انتہائی شفقت کا ہاتھ رکھا لیکن جون ۲۰۰۷ء میں والد محترم کے انتقال کے بعد حضرت مرحوم مجھ ناچیز پر اپنی شفقت وکمال کی انتہا کر دی اور مجھ کو ظاہر وباطن میں والد مرحوم کی شفقت پروری سے محرومی کا احساس نہ ہونے دیا۔ مجھے جب بھی بے چینی محسوس ہوتی، رابطہ کرتا یا خانقاہ شریف حاضر ہو جاتا تو ملتے ہی سب سے پہلے والد محترم کا تذکرہ فرماتے۔ والدہ محترمہ کا پوچھتے تو سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ ظاہری وباطنی تسکین کے لیے بھرپور توجہ فرماتے جب بھی خانقاہ شریف حاضر ہوتا تو نماز فجر حضرت مرحوم کے گھر میں ہی جا کر آپ کے ساتھ ادا کرتا۔ اس وقت حضرت خصوصی توجہ فرماتے جس سے وہ کچھ حاصل ہوتا جس کے بیان سے زبان کہنے اور قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ مجھے اپنے شیخ سے محبت تھی اور میرے شیخ کی مجھ پر نظر عنائت تھی مجھے جو ملا والد محترم اور حضرت الشیخ کی مہربانی سے ملا میں گنہگار ہوں، میری غلطی کوتاہیاں میری نادانی ہے لیکن میرے شیخ کے کرم سے میرے مولا نے ان کو اپنی رحمت سے ڈھانپ دیا ہے۔ میرے مولا اس کو تا قیامت رکھیں۔ ہمارا عقیدہ اور نظریہ وہی ہے جو میرے والد محترم اور میرے حضرت الشیخ رحمۃ اللہ علیہ کا تھا ہم اپنے عقیدے اور نظریے پر مطمئن ہیں اور اس سلسلہ میں ہمیں کسی سے بھی سرٹیفکیٹ لینے یا تصدیق کی ضرورت نہیں ہے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

میراثِ پدر خواہی علم پدر آموز
کین مالِ پدر خرچ تواں کردہ بدہ روز

(باپ کی میراث چاہیے تو باپ کا علم حاصل کرو، باپ کا چھوڑا ہوا مال تو دس دنوں میں خرچ ہو جائے گا)

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (موسیٰ شریف) حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ (دہلی)، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (سرہند شریف) سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ۳۷ ویں سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے منکرین ختمِ نبوت کے خلاف جہاز کیا اور اس طرح آپ رضی اللہ عنہ تحریک ختمِ نبوت کے پہلے امیر ہوتے اور آج کے دور میں تحریک ختمِ نبوت کی سربراہی بھی آپ رضی اللہ عنہ کے روحانی جانشین حضرت مولانا خواجہ خان محمد کے سپرد ہوئی۔ اس خانقاہ سراجیہ کی ابتداء ۱۹۲۰ء سے ہوئی۔ اس کے بانی حضرت مولانا ابوسعد احمد خاں نے بھی تحریک ختمِ نبوت کی بھرپور سرپرستی کی۔ ۱۹۲۹ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی۔ مجلس احرارِ اسلام نے تحریک آزادی تحریک کشمیر اور تحریک ختمِ نبوت میں اہم کردار ادا کیا اور مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام با قاعدہ ''شعبہ تبلیغ تحفظ ختمِ نبوت'' قائم کیا تو بانی خانقاہ سراجیہ مولانا ابوسعد احمد خاں نے مجلس احرار اسلام کی بھرپور سرپرستی کی اور جماعت کو اپنا مکمل تعاون پیش کیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریروں میں بھی خانقاہ سراجیہ اور بانی خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا ابوسعد احمد خاں اور آپ کے جانشین حضرت مولانا محمد عبداللہ المعروف حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔

۱۹۴۱ء میں مولانا احمد خاں کے انتقال کے بعد مولانا محمد عبداللہ بھی اپنے شیخ کے نقش قدم پر چلتے ہوتے تحریک ختمِ نبوت کی سرپرستی فرمائی اور ۱۹۵۳ء میں چلنے والی تحریک ختمِ نبوت میں خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ خانقاہ سراجیہ کو اس تحریک میں ایک اہم مقام حاصل تھا۔ ملک بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں عقیدت مندوں کو تحریک ختمِ نبوت میں کردار ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس تحریک ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء حضرت خواجہ خان محمد نے خود بھی گرفتاری دی جو کہ تحریک ختمِ نبوت، مجلس احرارِ اسلام اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے خانقاہ سراجیہ کے تعلق کا ایک اہم باب ہے۔ ۱۹۵۶ء حضرت مولانا محمد عبداللہ کے انتقال کے بعد اکابر علماء کرام حضرت مولانا ابوسعد احمد خان اور حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء عظام نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ آپ کے دور میں خانقاہ سراجیہ کے فیوض و برکات پوری دنیا میں پھیل گئے۔ خانقاہ سراجیہ سے نور ہدایت جو ۱۹۲۰ء میں ایک روشن ستارے کی مانند چمکا تھا آج عالم اسلام میں سورج کی مانند روشنی بانٹ رہا ہے۔ حضرت خواجہ خان محمد نے ۵۵ برس تک اس عالی شان مسند پر بیٹھ کر دین اسلام کی خدمت کی اور عقیدہ ختمِ نبوت کا تحفظ جس خوبصورت انداز میں کیا دنیا اس کی مثال دینے سے قاصر ہے۔

۹/اپریل ۱۹۷۴ء کو حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کی امارت اس شرط پر قبول کی کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد میرے نائب امیر بنیں۔ اس طرح حضرت خواجہ خان محمد ۹/اپریل ۱۹۷۴ء کو عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے نائب امیر مقرر ہوئے اور حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ۱۷/اکتوبر ۱۹۷۷ء کو حضرت خواجہ خان محمد عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے امیر مرکزیہ منتخب ہوئے اور آخری دم تک آپ امیر مرکزیہ رہے۔ اس دوران آپ نے عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے پوری دنیا میں سفر کیے۔ آپ نے تحریک ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تحریک ختمِ نبوت ۱۹۸۴ء میں اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۸۴ء میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر، ملک سے فرار ہو کر لندن جا بیٹھا تو حضرت خواجہ خان محمد نے بھی اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا دفتر لندن میں بنا کر قادیانیوں کا تعاقب شروع کیا۔ حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ جمعیت علماء اسلام کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ مولانا مفتی

محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کے انتہائی قریبی تعلقات تھے۔ راقم الحروف کے والد گرامی حضرت حافظ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خان محمد) کے بقول مولانا مفتی محمود نے ایک مرتبہ حضرت خواجہ خان محمد سے کہا کہ حضرت زندگی موت کا علم نہیں لیکن میرے بعد فضل الرحمٰن (قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن) کا خیال رکھنا۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ مولانا مفتی محمود کے انتقال کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی محنت دعاؤں سے مولانا فضل الرحمٰن اپنوں بیگانوں کی مخالفت اور رکاوٹوں کے باوجود ترقی کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہی گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مولانا مفتی محمود کے انتقال کے بعد بہت بڑی بڑی شخصیات نے مولانا فضل الرحمٰن کے لیے رکاوٹیں ڈالیں، مشکلات پیدا کیں لیکن حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا مفتی محمود سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کا حق ادا کر دیا۔ حضرت خواجہ خان محمد نے تحریکی مصروفیات کے باوجود خانقاہی معمولات میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ پوری دنیا سے آنے والے لاکھوں مریدین کو روحانی فیض پہنچا کر سجادہ نشینی کا حق ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج برصغیر پاک وہند یت دنیا بھر میں تصوف کے حوالے سے خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کا بلند ترین مقام ہے۔

آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اپنے والد گرامی کے ضعف و پیرانہ سالی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون امیر مرکزیہ کی ذمہ داری اور بیرون ممالک کے امور کی انجام دہی پر مصروف ہیں۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے مولانا خلیل احمد خانقاہ سراجیہ میں خانقاہی معمولات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے تیسرے صاحبزادے مولانا رشید احمد لاہور میں مرکز سراجیہ کے مدیر ہیں۔ جہاں ختم نبوت کے لٹریچر کی اشاعت اور امور کی نگرانی کرتے ہیں۔ آپ کے چوتھے صاحبزادے صاحبزادہ سعید احمد میانوالی کی علاقائی سیاست میں سرگرم ہیں۔ آپ کے پانچویں اور سب سے چھوٹے صاحبزادے جناب صاحبزادہ نجیب احمد خانقاہ میں ہمہ تن خدمت خلق کی انجام دہی میں مشغول ہیں۔

حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ خانقاہ سراجیہ میں آپ کے صاحبزادے مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے پڑھائی اور آپ کو آپ کے شیوخ حضرت مولانا ابوسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے غربی جانب سپرد خاک کیا گیا ہے۔ آپ کے انتقال کے بعد ۷ رمئی ۲۰۱۰ء جمعۃ المبارک کے روز حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء عظام حضرت حاجی عبدالرشید صاحب، مولانا عبدالغفور صاحب، حضرت مولانا محبّ اللہ صاحب، حضرت مولانا گل حبیب صاحب نے باہمی مشاورت اور حضرت مرحوم کے صاحبزادگان کے مشورہ سے صاحبزادہ مولانا خلیل احمد کو حضرت مرحوم کا جانشین اور خانقاہ سراجیہ کا سجادہ نشین نامزد کر دیا۔ یہ اعلان نماز ظہر کے بعد حضرت مرحوم کے سینکڑوں مریدین کی موجودگی میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے مسجد میں ایک خطاب میں کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے جانشینی اہل سنت ضرورت اور تجدید بیعت پر مدلل گفتگو فرمائی۔ جس کے بعد حضرت مرحوم کے خلفاء نے مولانا خلیل احمد کی دستار بندی کی موقع پر موجود متوسلین و مریدین نے مولانا خلیل احمد کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب کو اس مسند حق اور خانقاہ سراجیہ پر بیٹھ کر طالبین کی تربیت میں اپنی رحمت خاصہ عطاء فرمائیں اور راہم جیسے غلامان خانقاہ شریف کو ان کی خدمت کرنے اور ان سے روحانی فیض حاصل کرنے کی توفیق فرمائیں۔ (آمین)